اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ـ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

شرح چندہ پیشگی — سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... بیرون ہندوستان ...

ایڈیٹر غلام نبی

روزنامہ

الفضل

دارالامان قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۴ اگست ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ اگست ۱۹۳۹ء ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور آشوب چشم کی وجہ سے ناساز ہے ۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؛۔

بیگم صاحبہ میاں عبداللہ خان صاحب بدستور علیل ہیں ۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت دہلی سے واپس تشریف لے آئے ہیں ؛۔

آج بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالبرکات میں خدام الاحمدیہ کا تبلیغی جلسہ ہوا ۔ جس میں متعدد ممبران نے تقریریں کیں ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز کی برکات

"نماز تمہارے پاس ایک خزانہ ہے ۔ تم اس کو تلاش کرو ۔ کیسا بدقسمت وہ شخص ہے ۔ کہ اس کے گھر میں کنواں ہے ۔ اور وہ پیاس سے مرتا ہے ۔ نماز تو تمہارے گھر میں ایک دولت ہے ۔ جس کے ذریعہ سے تم خدا سے ہم کلام ہو سکتے ہو ۔ اور نشانات مل سکتے ہیں ۔ یہ نعمت صرف اسلام کے پاس ہے باقی تمام مذاہب اس سے بے بہرہ ہیں ۔ کیا ہی ماتم زدہ اور مُردہ مذہب ہے ۔ وہ جو خدا کی ہمکلامی کا انکار کرتا ہے ۔ اور اس کو وہ لطف حاصل ہی نہیں ۔ وہ مذہب کس کام کا ۔ جس میں پیاسے کے واسطے پانی نہیں ۔ اور بھوکے کے واسطے روٹی نہیں وہ کیسا میزبان ہے ۔ جس نے مہمان کو اپنے گھر میں بلایا ۔ اور اس کے ہاتھ دھلائے ۔ مگر نہ اس کے آگے روٹی رکھتا ہے ۔ نہ پانی ۔ اسلام ایک زندہ مذہب ہے جو ضرورت کے وقت اپنی تازگی کا ثبوت دیتا رہتا ہے اس زمانہ میں بھی جو کہ مجموعہ معاصی ہے ۔ اسلام نے اپنی تازگی اور زندگی کا ثبوت دے دیا ہے "

(بدر مورخہ ۱۷ ۔ جنوری ۱۹۰۷ء)

دنیا کو خدا اپنا چہرہ دکھا رہا ہے

"وہ خدا جو عرصہ سے مخفی چلا آتا تھا ۔ اب نقاب اٹھا کر چہرہ دکھا رہا ہے ۔ کیا آج تک کسی نے ایسا بولتا خدا دیکھا تھا ۔ جیسے اب رات دن بول رہا ہے " (البدر مورخہ ۲ اگست ۱۹۰۴ء)

انسان کو چاہیئے کہ کبھی خدا پر اعتراض نہ کرے

" اگر زیادہ بارش ہو ۔ تو لوگ دُہائی دیتے ہیں ۔ اگر دھوپ زیادہ ہو ۔ تو بھی دہائی دیتے ہیں ۔ ان سب حالتوں میں انسان تقوےٰ سے خالی ہوتا ہے ۔ پس چاہیئے کہ صبر کرے ۔ اگر صبر نہ کرے ۔ تو پھر کافر ہو کر روٹی کھانی حرام ہے ۔ انسان کو چاہیئے ۔ کہ کبھی خدا پر اعتراض نہ کرے دیکھو ۔ ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۲ ۔ لڑکیاں ہوئیں ۔ آپ نے کبھی نہیں کہا ۔ کہ لڑکا کیوں نہیں ہوا ۔ اور جب کوئی غم ہوتا ۔ تو انا للہ ہی کہتے رہے ۔ اب اگر کسی کا لڑکا مر جائے ۔ تو برس برس روتے ہیں ۔ اگر اللہ تعالےٰ کشائش دیوے ۔ تو تعریف کرتے ہیں ۔ مگر ذرا سختی آ جائے ۔ تو فوراً پھر جاتے ہیں ۔ ایک شخص کی یہاں بیوی فوت ہو گئی ۔ وہ فوراً دہریہ ہو گیا ۔ انسان کو چاہیئے ۔ کہ علاقہ خدا کے ساتھ ایسا رکھے ۔ کہ کبھی سختی آئے ۔ تو توڑنا نہ پڑے ۔ گویا کبھی نہیں آئی " (الحکم ۱۷ ۔ جولائی و البدر ۲۴ ۔ جولائی ۱۹۰۳ء)

اصلاح کا ایک طریق سرزنش بھی ہے

" اصلاح کا ایک طریق مار بھی ہوتا ہے ۔ جیسے ماں ایک وقت بچے کو مار سے ڈراتی ہے . . . جو آدمی اور کسی طریق سے نہیں سمجھتے خدا ان کو اس طریق سے سمجھاتا ہے ۔ کہ وہ نجات پائیں "

(البدر مورخہ ۷ اگست ۱۹۰۳ء)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

چین میں برطانوی اور جاپانی مال کا بائیکاٹ

لندن ۔ ۳۰ جولائی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ چین نے اپنے صنعتی پروگرام کے سلسلہ میں برطانیہ سے بیس لاکھ پونڈ کا مال خریدنے کا آرڈر دیا تھا۔ مگر اب اسے منسوخ کر دیا ہے اس تنسیخ کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ چین میں برطانیہ کی منافقانہ پالیسی کی وجہ سے اس کے خلاف جذبات پیدا ہو رہے ہیں۔ بظاہر برطانیہ چین کا ہمدرد رہا ہے۔ لیکن اہل چین کا خیال ہے کہ ان پر جاپانیوں کے ظلم و تشدد کی ذمہ داری اگر بلاواسطہ نہیں تو بالواسطہ ضرور برطانیہ پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ جاپان کو اسلحہ اور سامان جنگ مہیا کرتا رہا۔ اور مختلف اقوام نے جاپان کے اقتصادی بائیکاٹ کی جو تحریک شروع کی تھی۔ اس سے بالکل الگ تھلگ رہا۔ لڑائی کے دنوں میں جاپان اہل چین کے خلاف جو بم استعمال کرتا ہے۔ نیز بمبار طیارے۔ پٹرول۔ گن کاٹن۔ تیل۔ اور دیگر آتش گیر و ہلاکت آفرین مواد برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے ہی اسے مہیا کیا جاتا رہا ہے۔ اگر ان کی طرف سے جاپان کی یہ امداد نہ کی جاتی۔ تو چین کے ساتھ اس کی جنگ کب کی ختم ہو چکی ہوتی۔

چین میں جاپانی مال کا بھی شدید بائیکاٹ ہے۔ جاپانیوں نے شنگھائی کی بعض چینی فیکٹریوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ لیکن اہل چین ان کے بنے ہوئے مال کو بھی استعمال نہیں کرتے۔ آج کل چینی ڈالر کی قیمت بہت گری ہوئی ہے۔ مگر جاپانی ین کی اس سے بھی زیادہ گری ہوئی ہے۔ اس لئے جاپانی تاجر کوشش کر رہے ہیں۔ کہ چینی علاقوں میں ان کے مال کی کھپت ہو جائے۔ مگر چینی چونکہ اس کی شدید مخالفت کر رہے ہیں۔ اس لئے جاپانی تاجر جو مال لاتے ہیں۔ اس کے لیبل تبدیل کر کے اس پر برطانیہ اور امریکہ کی مہریں اور لیبل لگا دیتے ہیں۔ اور اس طرح فروخت کر دیتے ہیں۔

حکومت روس ساتسال کا کام ایکماہ میں کرنا چاہتی ہے

لنڈن ۔ ۳۱ جولائی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ روس کے بعض کاشتکاروں نے موسیو سٹالن سے ملاقات کر کے اس کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ جو ندیاں اور نالے سنکیان کی طرف دریائے فاویان میں گرتی ہیں۔ انہیں اگر ایک نہر کے ذریعہ وادی فرغانہ کو سیراب کرنے کے لئے استعمال کیا جائے تو اس طرح ایک لاکھ ایکڑ نئی زمین کپاس کی کاشت کے لئے مہیا ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ اس نہر سے تاجکستان کے ان علاقوں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ جہاں پانی کی کمی کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ چنانچہ تمام حالات پر غور کرنے کے بعد حکومت نے اس نہر کی تیاری کی منظوری دیدی ہے۔ جو ۱۶۸ میل لمبی ہوگی۔ لیکن اس سلسلہ میں دلچسپ بات یہ ہے۔ کہ اگر عام حالات میں یہ نہر تعمیر کرائی جاتی۔ تو اس پر سات سال کا عرصہ صرف ہوتا۔ اب یہ کام یکم اگست کو شروع کر کے ۳۱ اگست تک یعنی صرف ایک ماہ میں تمام و کمال ختم کر دیا جائے گا۔ حکومت نے اس کام پر ایک لاکھ ۶۰ ہزار مزدور اور کسان لگا دیئے ہیں۔ جن کی نگرانی کے لئے دو ہزار انجنیئر مقرر ہیں۔ اور پروگرام اس طرح بنایا گیا ہے۔ کہ شب و روز کام ہوتا رہے گا۔ اور تیس روز کے اندر نہر مکمل ہو جائیگی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ فرغانہ مملکت روس میں روئی کی بہترین پیداوار کے لئے مشہور ہے اور بابر کا وطن ہے۔

روس کے ساتھ فوجی معاہدہ کی بات چیت

لندن ۔ ۳۱ جولائی کی خبر ہے۔ کہ آج دارالعوام میں وزیر اعظم نے بیان کیا۔ کہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ موجودہ سیاسی گفت و شنید کے ساتھ ماسکو کے فوجی افسروں کے ساتھ فوجی معاہدہ کی بات چیت بھی شروع کی جائے۔ اور اس غرض سے برطانیہ اور فرانس کے فوجی مشن اغلباً اسی ہفتہ ماسکو روانہ ہو جائیں گے۔ حکومت روس نے اس تجویز کو بہت پسند کیا تھا۔ اور کہا تھا۔ کہ اس مرحلہ پر یہ بات چیت بہت مناسب ہوگی۔ اسی سلسلہ میں پیرس سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل پارلیمنٹ کے اجلاس میں وزیر خارجہ نے بین الاقوامی صورت حالات کے متعلق ایک مفصل رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ روس کے ساتھ معاہدہ کی تکمیل جلد از جلد ہونی چاہیئے۔ سیاسی گفت و شنید قریباً تمام ضروری مراحل طے کر چکی ہے۔ اور فوجی گفت و شنید اس ہفتہ شروع ہو کر اس کے ساتھ ساتھ چلتی جائے گی۔ سیاسی معاملات میں تھوڑا سا اختلاف باقی ہے۔ جو اقدام تشدد کے متعلق ہے۔ لیکن یہ اختلاف تمام گفت و شنید پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹلی اور جرمنی میں بیک وقت فوجی مظاہرے

برلن کی یکم اگست کی اطلاع مظہر ہے کہ جرمنی کی مسلح طاقتیں ایک اب زبردست فوجی مظاہرہ کرنے والی ہیں۔ جس کی نظیر پچھلے کئی سال میں نہیں ملے گی۔ شمال مغربی جرمنی میں ہوائی جہازوں کے مظاہرے کے لئے ۱۵ ہزار مربع میل کا رقبہ اس غرض کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ اس کے بعد فوج کا مظاہرہ ہوگا۔ ان فوجی مظاہروں کے لئے اگست کے شروع میں ریزرو فوج کے آدمیوں کو بلایا گیا ہے۔ اور پرائیویٹ کاریں حاصل کی گئی ہیں۔ روم سے یکم اگست کی خبر ہے کہ جرمنی کے ان ہوائی مظاہروں کے ساتھ اٹلی میں بھی فوجی مظاہرے پو وادی میں ہونگے۔ جنرل سیلڈر۔ چیف آف جرمن جنرل سٹاف جرمنی اور ہنگری کے جنرل سٹاف کے چیف جنرل ورتھ بھی ان مظاہروں میں شریک ہونگے اور تقریباً پچاس ہزار فوجی ان میں حصہ لیں گے۔ یہ فوج فرانس کی سرحد سے آنے والے دشمن کے خلاف نقلی لڑائی لڑے گی۔

نہر سویز کی حفاظت کے انتظامات

قاہرہ ۳۱ جولائی۔ اخبار "البلاغ" نے لکھا ہے کہ چونکہ نہر سویز پر اطالوی حملے کا خطرہ بڑھتا چلا جا رہا ہے اس لئے برطانوی اور مصری فوجیں نہر سویز کی حفاظت کے لئے متعین کی جا چکی ہیں۔ ساحل پر قلعے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ مصری طیارے نہر سویز پر منڈلا رہے ہیں۔ حکومت مصر کی طرف سے خاص انتظامات کئے جا رہے ہیں مصر میں مقیم غیر ملکیوں کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے اور ان کی ہر نقل و حرکت کا بغور مشاہدہ کیا جا رہا ہے مصر میں مقیم اطالویوں کو پولیس سٹیشنوں پر بلا کر ان سے استفسارات کئے جاتے ہیں۔ نہر سویز اور بندرگاہ سعید میں مقیم تمام اطالویوں کو وہاں سے نکال دیا گیا ہے

احمدی احباب کو چاہیئے

کہ اپنے بچوں کے ذریعہ جن کے بچے قادیان کی کسی درسگاہ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

قرآن مجید مترجم معہ مکمل تفسیری نوٹ بطرز یسرنا القرآن جس کا اردو ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اور منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف ہے منگوالیں۔ اس طرح آپ کو محصولڈاک کی بچت رہے گی۔ ہدیہ مجلد قرآن مجید مترجم ٹھپہ سنہری دو روپے زر دیا سرخ کاغذ دو روپے چار آنہ۔ سفید کاغذ اول قسم مجلد سنہری مراکو جلد تین روپے اول قسم کاغذ سفید جلد چمڑہ تین روپے آٹھ آنہ **سلسلہ کتب اسلام** کی پانچ کتابیں جو کہ منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف قادیان ہیں اور جن کو علماء کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیحد پسند فرمایا ہے۔ مکمل سٹ اصلی قیمت عہ رعایتی عہ سنہری ٹھپہ مجلد عہ اس کے علاوہ قادیان کے جملہ مدارس کی کتب و خلاصہ جات **محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان** سے منگوائیں

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ (۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء فارم ۲

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ غلام محمد ولد دوبندھی ذات جٹ سکنہ ترہاڑہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی سرداری لال وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۰ ۹/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۰ ۹/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۰ ۹/۳۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ (۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء فارم ۲

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ سوداگر سنگھ ولد ٹیک چند ذات جٹ سکنہ چک بہنگ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی رام کشن وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۲۰ ۹/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۰ ۹/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۰ ۹/۳۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ (۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء فارم ۲

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ سردار ولد سوندھی و خوشی محمد ولد سردار ذات جٹ سکنہ تلہاڑہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی سرداری لال وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۲۰ ۹/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۰ ۹/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۰ ۹/۳۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ درد پسلی۔ یا نمونیا ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر **حکیم نظام جان** شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الہ آباد ۳۱ر جولائی۔ اعلیٰحضرت حضور نظام نے الہ آباد کے کائستھ پاٹھ شالہ کے لئے دس ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے پاٹھ شالہ کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد کے ذریعہ اس عطیہ پر اعلیٰحضرت کا دلی شکریہ ادا کیا ہے۔

واردھا یکم اگست۔ معلوم ہوا ہے آریہ سماجی لیڈر گاندھی جی کے ساتھ مصروف مذاکرات ہیں اور حیدرآباد میں آریہ سماجی شورش کے سلسلہ میں آخری اقدامات پر غور کر رہے ہیں۔

لنڈن یکم اگست۔ لابی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ پارلیمنٹ کے عام انتخابات غالباً وسط نومبر میں ہونگے۔

لنڈن یکم اگست۔ آئرش ریپبلکن آرمی کی سرگرمیاں روکنے کے لئے حال میں پارلیمنٹ نے جو قانون پاس کیا ہے اس کے ماتحت ہوم سکرٹری نے ۱۹ اشخاص کے اخراج ناموں پر دستخط کر دیئے ہیں

لاہور یکم اگست۔ مسلم لیگ کے پروپیگنڈہ سکرٹری نے پریس کو ایک بیان دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ مسلم لیگ کا آئندہ اجلاس دسمبر کے آخری ہفتہ میں بمقام لاہور منعقد ہوگا۔ جس میں ہندوستان کے علاوہ دول اسلامیہ کے نمائندے بھی شریک ہونگے۔

ہانگ کانگ یکم اگست۔ سکاؤ کے قریب جاپانی فوجیں اترنے کی سخت کوششیں کر رہی ہیں۔ لیکن چینیوں نے ابھی تک ان کو اپنے ارادہ میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔

شملہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ لاہور کارپوریشن بل پر ابتدائی غور و فکر کرنے والی غیر رسمی کانفرنس نے آنریبل ملک خضر حیات خان ٹوانہ وزیر پبلک ورکس کی صدارت میں اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ اور حکومت پنجاب کے لیگل ریممبرنسر اب اس بل کو آخری صورت میں مرتب کر رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ بل اگست کے آخر میں شائع کر دیا جائے گا۔

پیرس یکم اگست۔ چیکوسلواکیہ پر جرمن کے قبضہ کے بعد وہاں کے جو ۲۰۰ ہوا باز پولینڈ چلے گئے تھے۔ وہ اب پیرس آ گئے ہیں۔ تاکہ فرانس کی فضائی فوج میں بھرتی ہو جائیں۔

پشاور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایبٹ آباد سے روانگی سے قبل گاندھی جی نے قاضی عطاء اللہ صاحب وزیر تعلیمات سے طویل ملاقات کی۔ جس میں یہ امر طے کیا گیا کہ صوبہ سرحد کی اقلیتوں کے لئے ان کی آبادی کے تناسب کے مطابق سرکاری اور میونسپل ملازمتیں مخصوص کر دی جائیں۔

شنگھائی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جاپانی فوجیں چین میں اب ایک عام حملہ کریں گی۔ جس میں بری۔ بحری اور ہوائی فوجیں شریک ہونگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس حملہ کے ساتھ ہی چین پر سیاسی اور اقتصادی دباؤ بھی ڈالا جائے گا اغلباً جاپانیوں کے اس حملہ کا رخ جنوب مشرقی شانسی کی طرف ہوگا۔

برلن یکم اگست۔ جرمنی میں بہت بڑے پیمانہ پر ایک فوجی مشق کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ چنانچہ شمال مغربی جرمنی کے وسیع حلقہ میں ۴۸ گھنٹہ تک ہر قسم کی آمد و رفت روک دی گئی ہے۔ یہاں جرمنی کے بمبار طیارے فضائی مشق کرینگے دوسری طرف جنوب مشرقی جرمنی میں موٹر سائیکل سوار فوج مشق کر رہی ہے جرمنی کے محکمہ فوج کی طرف سے ریزرو فوجیوں کو بلا لیا گیا ہے۔

روما یکم اگست۔ آج اطالیہ میں جنگی مشق کی گئی جس کو جرمنی اور ہنگری کے رئیس ارکان حربیہ نے دیکھا۔

برلن یکم اگست۔ جرمنی کی ایک خبر رساں ایجنسی نے جو تقریباً سرکاری ایجنسی ہے۔ ایک اعلان میں مسٹر چیمبرلین کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ دارالعوام میں جو تقریریں ہو رہی ہیں۔ ان سے قطع نظر ڈانزگ کا علاقہ جرمن راتش میں شامل ہو کر رہے گا۔

شملہ ۳۱ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے پنجاب اسمبلی کا جو سیشن اکتوبر کے آخر میں طلب کیا جائے گا وہ اپریل کے وسط تک مسلسل جاری رہے گا۔ درمیان میں معمولی وقفے ہونگے۔

کولمبو یکم اگست۔ سیلون کے گورنر نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ سیلون میں ابھی تک کوئی ایسی تجویز زیر غور نہیں جو غیر ملکیوں کی پرائیویٹ اراضی یا ان میں کام کرنے والے غیر ملکیوں پر اثر انداز ہوتی ہو۔ حکومت نے ایسی اراضی پر ٹیکس لگانے کے لئے بھی کوئی قانون منظور نہیں کیا لنکا سے ہندوستانیوں کے اخراج کے چرچے کا ذکر کرتے ہوئے گورنر موصوف نے بیان کیا۔ کہ کسی ہندوستانی کو جبری طور پر لنکا سے واپس بھیجنے کی کوئی تجویز یا سکیم بھی پیش نہیں ہوئی۔

بمبئی یکم اگست۔ امتناع شراب کی سکیم کے افتتاح کے سلسلہ میں آج ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں تقریباً ۵ لاکھ اشخاص شامل ہوئے۔ اور سردار پٹیل۔ مسٹر کھیر اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے تقریریں کیں۔

لنڈن ۳۱ر جولائی۔ ریاست حیدرآباد کے متعلق پارلیمنٹ میں مسٹر بین کے سوال کے جواب میں کرنل میورہیڈ نے ان جوابات کا حوالہ دیا جو ۱۹ ر ۲۶ر جون اور ۱۰ر جولائی کو ہاؤس میں دیئے گئے تھے۔ اور کہا کہ اس وقت سے لے کر اب تک حیدرآبادی جیلوں میں مقید ستیہ آگرہیوں کی تعداد آٹھ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ نظام گورنمنٹ نے کمیونک شائع کر کے قیدیوں سے بدسلوکی کے الزام کی تردید کی ہے۔ وائسرائے کے پاس ان کمیونکوں کی سچائی پر شبہ کرنے کی کوئی وجہ موجود نہیں اور حکومت کو اطمینان ہے۔ کہ حالات میں کوئی ایسی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے پیراماؤنٹ پاور کو مداخلت کرنے کی ضرورت ہو۔

پشاور یکم اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ رزمک کیمپ وزیرستان پر گذشتہ ۴۸ گھنٹے سے فائرنگ ہو رہا ہے۔ ابھی تک ہلاک شدگان اور مجروحین کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ گذشتہ دنوں پولیس نے ۲۰۰ اشخاص کو گرفتار کیا تھا۔

بخارسٹ یکم اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ہنگری اور رومانیہ کی سرحدی فوجوں میں تصادم کی وجہ سے حکومت رومانیہ نے ہنگری کے ساتھ تجارتی گفت و شنید منقطع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے جو کہ چند ہی روز پیشتر بہت سی مشکلات پر عبور کے بعد شروع ہوئی تھی۔ رومانوی باشندوں کا بیان ہے کہ ہنگری کی افواج نے دریائے ٹیسا کے رومانوی حصہ میں پیش قدمی کرنے کی کوشش کی۔ اور سرحدی سپاہیوں کے حکم پر رکنے سے انکار کر دیا۔ جس پر رومانوی افواج نے فائرنگ شروع کر دیا۔

ماسکو یکم اگست۔ اخبار "ازویستیا" نے جنگ عظیم کی ۲۵ ویں سالگرہ کے سلسلہ میں ایک مضمون میں لکھا ہے کہ روس ایک ایسا محاذ امن قائم کرنا چاہتا ہے جو باہمی تعاون اور مساوات کے اصول پر ہو اور عدم مداخلتی پالیسی کا مخالف ہو۔ مضمون کے آخر میں لکھا ہے۔ کہ بالشویکوں کے سپرد ۱۷ کروڑ انسانوں کی عنان ہے اور اگر جنگ کے شعلے روس کی سرحد پر آ پہنچے تو وہ فسطائی جابروں کا سر کچل کر رکھ دیں گے۔

ٹوکیو ۳۱ر جولائی۔ آج برطانوی سفارت خانہ میں ۵۰ ہزار جاپانیوں نے برطانیہ کے خلاف مظاہرہ کیا۔ پولیس نے متعدد مظاہرہ کنندگان کو گرفتار کر لیا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور اہل بیت کے متعلق اطلاعات

دھرم سالہ یکم اگست (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت کل خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ حضور نے حسب دستور سابق اندرون خانہ درس قرآن کریم بعد نماز مغرب دیا۔ اور دن بھر ترجمہ قرآن کریم میں مصروف رہے۔ صبح کے وقت حضور کی طبیعت عموماً ناساز رہتی ہے۔ چنانچہ آج ناساز رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضور کے اہل بیت مقیم دھرم سالہ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔

دھرم سالہ ۲ اگست (دستی) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے کل تمام دن اچھی رہی۔ حضور ترجمۃ القرآن کے کام میں مصروف رہے اور بعد نماز مغرب اندرون خانہ میں درس قرآن کریم دیا۔

آج بوقت صبح طبیعت کچھ ناساز ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضور کے اہل بیت مقیم دھرم سالہ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔

خاکسار حشمت اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا: (۱) غلام محمد صاحب ہانگ کانگ دینی و دنیوی ترقیات اور مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے (۲) خواجہ رحمت اللہ صاحب تاجر موگا مشکلات سے رہائی کے لئے (۳) عبد الغفار صاحب کشمیر صحت کے لئے (۴) ابو عبید حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں اور گزشتہ ۲½ سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

شکریہ احباب (۱) جن احباب نے خاکسار کی صحت درازیٔ عمر اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعائیں کیں میں ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ جو دعائیں احباب نے میرے حق میں درد دل سے کی ہیں اللہ تعالےٰ وہ ان کے حق میں بھی قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

خاکسار۔ راجہ محمد اسلم بی اے دار الرحمت قادیان

(۲) مکرمی محمد سوروسو صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت پورودگرتو کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب صحت ہے۔ وہ تمام ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان کی صحت کے لئے دعائیں کیں۔ ناظم تجارت تحریک جدید

(۳) جن احباب نے سید شاہ محمد صاحب مجاہد جاوا کی صحت کے لئے دعائیں فرمائی ہیں ان کی خدمت میں شاہ صاحب السلام علیکم عرض کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ نیز استدعا کرتے ہیں کہ آئندہ بھی ان کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھی جائیں۔ نیز لکھتے ہیں جیسا کہ اخبار میں اعلان ہو چکا ہے کہ دونوں پھیپھڑوں میں T. B. کا اثر ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ اصل میں زیادہ تفکرات اور جسم کی قوت سے بڑھ کر کام کرنے سے دونوں پھیپھڑے tired ہو گئے ہیں۔ اور بائیں میں wound تھا۔ دائیں میں کوئی مرض یا نقص نہیں۔ بائیں میں بھی اب پہلے سے آرام ہے تقریباً ڈیڑھ ماہ سے معدہ کی تکلیف چلی آتی ہے جو ڈایئٹری میں تبدیل ہو گئی ہے جس کا علاج شروع ہے۔ اور اب خدا کے فضل سے آرام ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ناظم تجارت تحریک جدید قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

366	Kevavin Sumatra	396	Abdullah Mohd Chicago
367	Dijiuarin "	397	Ervertine W. Kunight Chicago
368	Mohd Talib "	398	Ollie Matlock "
369	K. A. Zainul Abidin	399	Joe Bayd "
370	Mantadjik "	400	Mrs Meosgia Harrin Chicago
371	Mohd Avin Diuch	401	Ahmad Abdullah "
372	Mohd Pejil Sumatra	402	James M. Smith "
373	Oerin Bin-Deluma Sumatra	403	Harrison Knigston Chicago.
374	Noesirah "	404	Joseph Hunderson
375	Matarid "	405	Sallid King "
376	Sinaman "	406	Aimi Johuson "
377	Baerh "	407	Abberta Hargrove "
378	Awin "	408	Hugam Soyter "
379	Inam "	409	James Moby "
380	Ahmad Pand "	410	Endah Bonk "
381	Idris "	411	Alic Brothers "
382	Hadje "	412	Inoneir Bin Majid Sumatra
383	Sitta Saharial "	413	Berek Bint Lamin Sumatra
384	Haji Abdul-Majid Sumatra	414	Pusah Bint-Lamin Sumatra
385	Mohd Ali "	415	Audis Bint Leman Sumatra
386	Sitta Tuhkha "	416	Aysha Saltpond Gold Coast West Africa.
387	Bzhria "	417	Jibraeel "
388	Zairia "	418	Yakub "
389	Ahmad Bin-Kudrat Sumatra	419	Saeed Kwesi "
390	Moraium "	420	Eara Kwamin "
391	Soniman Bint Gamin Sumatra	421	Abdullah Kofie "
392	Topi Banda als	422	Musa Kwasam "
393	Maryam Bint-Adam Sumatra		
394	Jomas Martin Chicago		
395	George Balo "		

(باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ر جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دائمی جنّت اور ابدی نجات صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے

انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ جس سُکھ کے بعد اُسے دُکھ کا یقین ہو۔ جس آرام کے بعد اُسے تکلیف کا خطرہ لاحق ہو۔ اس سے وُہ قطعاً مستفید نہیں ہو سکتا۔ آرام کی وُہی گھڑیاں اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ جن کے ساتھ کوئی دُکھ وابستہ نہ ہو۔ وُہ شخص جسے صبح پھانسی کے تختہ پر لٹکایا جانا ہو۔ کیا اُسے نرم گدیلوں پر نیند آسکتی ہے۔ یا اچھے کھانے لطف دے سکتے ہیں۔ قطعاً نہیں۔ مگر جسے اس قسم کا کوئی خطرہ نہ ہو۔ وُہ فرش خاک پر بھی اطمینان کے ساتھ ہاتھ پاؤں پھیلا کر سو سکتا ہے۔ اس فطری احساس کو ایک طرف رکھئے۔ اور اسلام کی اس تعلیم کو دوسری طرف۔ اور پھر اندازہ لگایئے کہ اسلام کی تعلیم کس قدر فطرت کے عین مطابق ہے:۔

قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ۔ کہ وُہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور پھر اعمالِ صالحہ بجا لائے۔ انہیں غیر مقطوع اجر ملے گا:۔

اسی طرح فرماتا ہے۔ لَا یَمَسُّھُمْ فِیْھَا نَصَبٌ وَّمَا ھُمْ مِّنْھَا بِمُخْرَجِیْنَ کہ جنتیوں کو جنت میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی۔ اور نہ وُہ اس مقامِ راحت سے نکالے جائیں گے

ایک اور جگہ عَطَاءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ کہکر اس انعام کو لازوال قرار دیتا ہے:۔

وُہ مذاہب جن میں یہ تعلیم نہیں پائی جاتی۔ ان کے پیرو سب سے بڑا اعتراض یہ اٹھاتے ہیں۔ کہ محدود اعمال کے بدلہ میں غیر محدود انعام کیونکر مل سکتا ہے چونکہ انسان کے اعمال محدود ہوتے ہیں اس لئے اس کی نجات بھی محدود عرصہ کے لئے ہی ہو سکتی ہے۔ مگر یہ اعتراض قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ:۔

(الف) نیک اعمال کرنے والا انسان اپنے اعمال کے سلسلہ کو خود منقطع نہیں کرتا۔ بلکہ موت اس کے جسم پر تعطل وارد کر دیتی ہے۔ اگر بالفرض موت نہ ہوتی۔ تو ایک مومن اس دُنیا میں ہمیشہ ہی اعمال صالحہ میں مصروف رہتا۔ پس جبکہ ایک مومن کی نیت غیر محدود ہے۔ تو اُسے محدود انعام کیوں ملے:۔

(ب) نجات ذاتی پاکیزگی کا نام ہے اور جب کسی کو مرنے کے بعد پاکیزگی حاصل ہو جائے۔ تو پھر اس مقام سے اسے گرایا نہیں جاتا۔ اس دار العمل میں تو ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ انسان ٹھوکر کھا جائے۔ لیکن جب اعمال کا سلسلہ ختم ہو جائے۔ اور رُوح پاکیزگی کی حالت میں دارالجزاء میں پہونچ جائے تو اسے اس مقام سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اور جب وہ الگ نہیں ہوگی تو یہی ابدی جنت ہے۔ جس میں وُہ ہمیشہ رہے گی:۔

(ج) پھر اگر اعمال کے مطابق ہی جزا کا اصول صحیح ہو۔ تو رُوح کو زیادہ سے زیادہ چالیس پچاس سال تک نجات ملنی چاہئیے۔ لیکن جب ایسا نہیں۔ تو محدود اور غیر محدود کا سوال نہ رہا:۔

(د) قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ارواح عالمِ ثانی میں بھی نیک اعمال میں مصروف رہیں گی۔ چنانچہ فرمایا۔ دَعْوٰھُمْ فِیْھَا سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ تَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور جب وہاں بھی اعمال جاری ہوں گے تو ان کی جزا بھی ملے گی۔ اور چونکہ اعمال کا سلسلہ قائم رہے گا۔ اس لئے جزا کا سلسلہ بھی قائم رہے گا۔ اور انسان ہر روز ترقی کرتا چلا جائیگا

(ہ) پھر سوال اعمال کا ہی نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل کا ہے۔ مانا کہ انسانی اعمال محدود ہیں۔ مگر یہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کہ خدا تعالےٰ کا فضل بھی محدود ہے۔ اور جب وُہ غیر محدود ہے تو اس کے لئے غیر محدود انعام دینا کونسا مشکل امر ہے۔ غرض نجات کے متعلق اسلامی تعلیم ہی بہترین، عقل و فکر کے مطابق اور فطرت صحیحہ کو مطمئن کرنے والی تعلیم ہے:۔

مسجد احمدیہ لنڈن میں ایک غیر معمولی تبلیغی جلسہ

امسال نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ۳۰ر جولائی ۱۹۳۹ء کو طول و عرض ہند میں یوم التبلیغ منایا گیا ہے۔ جس میں لاکھوں انسانوں تک خدا تعالےٰ کے مسیح کا پیغام پہونچایا۔ اور احمدیت کی دعوت دی گئی ہے۔ اب کے یہ تاریخ اس مقصد کے لئے اس لحاظ سے منتخب کی گئی تھی۔ کہ اس سے ایک روز قبل یعنی ۲۹۔ جولائی ۱۸۹۷ء کو کرنل ڈگلس صاحب نے بحیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کے اس مقدمہ سے بری فرمایا تھا۔ جو عیسائیوں کی طرف سے آپ کے خلاف ایک بہت بڑی سازش کے ماتحت دائر کیا گیا تھا۔ اور جس میں مسلمان اور ہندو بھی ان کو ہر ممکن امداد دے رہے تھے۔

چونکہ کرنل ڈگلس صاحب ابھی زندہ ہیں۔ اس لئے مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے مناسب سمجھا۔ کہ ۲۹۔ جولائی کو ایک خاص میٹنگ کی جائے۔ اور کرنل صاحب موصوف سے صدارت کی درخواست کی جائے۔ چنانچہ جب ان سے درخواست کی گئی۔ تو انہوں نے بخوشی منظور فرمائی۔ اور کہا۔ اس میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ کہ مرزا صاحب بالکل معصوم تھے۔ اور مجھے اس قسم کے جلسہ میں شامل ہو کر خوشی ہوگی:۔

امید ہے۔ کہ یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا ہوگا۔ اور تبلیغ احمدیت کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ اس طرح گویا جس واقعہ کی نسبت سے یہ (۳۰ جولائی) تاریخ یوم التبلیغ کی مقرر کی گئی تھی۔ اس تاریخ کے بنانے والے بھی انشاء اللہ یوم التبلیغ میں حصہ لیں گے۔ یعنی کرنل ڈگلس صاحب:۔

کرنل صاحب موصوف نے باوجود عیسائی ہونے کے پادریوں کی اس سازش کو جس عقلمندی اور ہوشیاری سے ناکام کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بری قرار دیا۔ یہ نہایت ہی شاندار واقعہ ہے۔ جو تاریخ احمدیت میں بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس وجہ سے کرنل ڈگلس صاحب کا نام ہمیشہ بڑی عزت۔ اور احترام کا مستحق سمجھا جائے گا:۔

"شانِ مصلح موعود" پر ایک نظر

مصری صاحب کے اوہامِ باطلہ کی دلائل و براہین سے تردید

(۲)

مصری صاحب کی مغالطہ دہی

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے اپنی کتاب "شانِ مصلح موعود" میں اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مصلح موعود نہیں ہیں بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ میں مصری صاحب کی مغالطہ دہی کو بے نقاب کروں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات درج کر دوں۔ تا قارئین کرام کو مصری صاحب کی چالبازی کے سمجھنے میں سہولت ہو۔

مصلح موعود کے متعلق الٰہی بشارات

سب سے اول مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ان الفاظ میں شائع فرمائی ہے۔ کہ

"تجھے بشارت ہو ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللّٰہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سَر پر ہوگا۔ وُہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیا

پھر اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں اس لڑکے کے متعلق حضور نے تحریر فرمایا۔

"ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی نوسال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا"

پھر تتمہ اشتہار دہم جولائی میں مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو الہام ہوُا۔ اس میں بشیر اول کے ذکر کے ساتھ آپ نے فرمایا۔ کہ "ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا جس کا نام محمود احمد ہوگا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا"۔

شیخ مصری صاحب اپنی کتاب شانِ مصلح موعود میں یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اشتہار دہم جولائی کی یہ پیشگوئی جس میں ایک لڑکے کا نام محمود احمد بتایا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق الہام نے بتایا ہے۔ کہ وُہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ اس کا تعلق مصلح موعود سے ہے۔

(ملاحظہ ہو شانِ مصلح موعود صفحہ ۱۶۸)

دو سعید لڑکوں کے متعلق پیشگوئی

ناظرین کرام پر یہ امر واضح رہے کہ اس پیشگوئی کے وقت جو اشتہار دہم جولائی میں شائع کی گئی۔ بشیر اول پیدا ہو چکا تھا اور حضرت مسیح موعود کا اجتہاداً یہ خیال تھا کہ شائد یہی مصلح موعود ہو۔ مگر بشیر اول کی وفات پر الہامِ الٰہی سے آپ پر یہ کھل گیا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی درحقیقت دو سعید لڑکوں کی پیدائش پر مشتمل تھی۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے کے الفاظ سے لے کر مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے کے الہامی الفاظ بشیر اول کے متعلق تھے۔ اس کے بعد کی عبارت "اس کے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا الخ" مصلح موعود کے متعلق تھی چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سبز اشتہار میں فرماتے ہیں۔

"بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں (یعنی خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے ناقل) پسر متوفی کے حق میں ہیں۔ اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وُہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے"۔ (سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ)

شیخ مصری صاحب کو یہ مسلم ہے۔ کہ پیشگوئی کا یہ حصہ مصلح موعود کے ہی متعلق ہے۔" (ملاحظہ ہو شان مصلح موعود صفحہ ۲۳۴ و ۲۳۵)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی سبز اشتہار کے صفحہ ۷ کے حاشیہ میں دو قسم کی رحمتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں

"دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے (یعنی ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء، ناقل) اس کی تکمیل کے لئے خداتعالیٰ دوسرا بشیر بھیجیگا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خداتعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے اور اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللہ مایشاء اور خداتعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوگا۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے"۔

شیخ مصری صاحب کو یہ بھی مسلم ہے کہ سبز اشتہار کے صفحہ ۷ والی مندرجہ بالا پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بحوالہ اشتہار دہم جولائی نقل فرمائی ہے یہ مصلح موعود کے متعلق ہی ہے۔ اور اس میں دوسرا بشیر اور محمود مصلح موعود کے ہی دو نام بیان کئے گئے ہیں۔ گویا مصری صاحب کو یہ مسلم ہے کہ بشیر اول کی وفات پر سبز اشتہار کی اشاعت کے وقت حضرت مسیح موعودؑ پر یہ امر کھل چکا تھا کہ اشتہار دہم جولائی والی پیشگوئی میں جس محمود کی پیدائش کا ذکر ہے۔ وُہ مصلح موعود کے ہی متعلق ہے۔ اور اشتہار دہم جولائی والا محمود ہی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے اس دوسرے حصہ کا مصداق ہے جو دوسرے سعید لڑکے سے متعلق تھی۔

اسی پیشگوئی کو اشتہار دہم جولائی کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار کے صفحہ ۲۱ پر بھی نقل فرمایا ہے حضور فرماتے ہیں "الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا ہونا ظاہر کیا اور بیان کیا کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے دیکھو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء و اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء سو مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا پیدا ہوگیا۔ اور فوت بھی ہوگیا۔ اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوُا مگر خداتعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اسکے وعدوں کا ٹلنا ناممکن ہے"۔ اس جگہ میں نے موقعہ کے مناسب حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ چند الہامات درج کر دیئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس سلسلہ میں باقی الہامات و تحریریں انشاء اللہ آگے زیر بحث آئینگی

مصری صاحب کے انکار کی وجہ

اب ناظرین کرام ان واضح اور روشن پیشگوئیوں کو پڑھ کر حیران ہونگے کہ جب مصلح موعود کا الہامی نام محمود تک ان پیشگوئیوں میں بیان ہو چکا ہے۔ اور وُہ محمود جس نے نزولِ رحمت کی دوسری شق کی تکمیل کرتے ہوئے آپکا خلیفہ بننا تھا اسوقت مسند خلافت پر رونق افروز بھی ہے تو مصری صاحب نے کن دلائل کی بناء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مصلح موعود ہونے سے انکار کیا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیجئے۔ میں آپ کی یہ حیرانی دُور کئے دیتا ہُوں:۔

چونکہ مصری صاحب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے دُشمنی اور عداوت ہے۔ اور آپ کی خلافت کا انکار کرنے کی وجہ سے مصری صاحب کی روحانی بینائی میں فتور پیدا ہو چکا ہے۔ اس لئے اب ان پیشگوئیوں میں انہیں بجائے ایک محمود کے دو محمود نظر آ رہے ہیں۔ یعنی مصری صاحب کے نزدیک سبز اشتہار صفحہ ۷ والا دوسرا بشیر جس کا دوسرا نام محمود بھی ہے اور سبز اشتہار صفحہ ۱۷ والا دوسرا بشیر جو محمود بھی ہے۔ ان کے نزدیک یہ دو شخصیتیں الگ الگ ہیں۔ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی فرمائی۔ صفحہ ۷ والی بشیر ثانی اور محمود کی پیشگوئی کے مصداق تو مصری صاحب کے نزدیک ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔ اور صفحہ ۱۷ کا مصداق ان کے نزدیک کوئی دوسرا بشیر اور محمود ہے۔ جو مصلح موعود ہے۔ اور جو کسی آئندہ زمانہ میں ظاہر ہوگا۔

یہ ہے مصری صاحب کی کتاب "شانِ مصلح موعود" کا ماحصل۔ مگر ناظرین کرام پر سبز اشتہار کے اوپر کے ہر دو حوالوں سے یہ امر آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہو چکا ہے۔ کہ سبز اشتہار کے صفحہ ۷ میں دوسرے بشیر اور محمود کے متعلق جو پیشگوئی ہے۔ وُہ بحوالہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء نقل کی گئی ہے۔ اسی طرح سبز اشتہار کے صفحہ ۱۷ پر دوسرے بشیر اور محمود کے متعلق جو پیشگوئی ہے۔ وُہ بھی بحوالہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء درج کی گئی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ صفحہ ۷ والی پیشگوئی میں اجمال کو مدنظر رکھتے ہوئے محمود نام کی پیشگوئی کے ساتھ اس کی صفات کا ذکر نہیں اور صفحہ ۱۷ کے حاشیہ میں اس محمود کی یہ صفت بھی مذکور ہے۔ کہ وُہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ مگر مصری صاحب کو اُلٹی جو سُوجھی۔ تو انہوں نے دو محمود بنا دیئے۔ حالانکہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں جس کے حوالہ سے دونوں جگہ پیشگوئی مذکور ہے اس میں ایک ہی جگہ کا ذکر ہے۔ نہ کہ دو محمود نامی لڑکوں کا:۔

باطل توجیہہ

یہ بات مصری صاحب کو بھی کھٹکی۔ مگر انہوں نے یوں بات بنالی۔ کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں بھی درحقیقت دو پیشگوئیاں ہیں۔ پہلی پیشگوئی ان الفاظ میں ہے۔ "اور ایک لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا گیا" جس کا ذکر سبز اشتہار صفحہ ۷ پر ہے۔ اور دوسری پیشگوئی ان الفاظ میں ہے۔ "جس کا نام محمود احمد ہوگا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔" اس کا ذکر سبز اشتہار صفحہ ۱۷ پر ہے:۔

پھر مصری صاحب نے سوچا۔ عقلمند تو میری اس توجیہہ پر ہنسیں گے۔ کیونکہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے سیاق کلام سے ظاہر ہے۔ کہ "ایک لڑکے کے قریب مدت تک ہونے کا وعدہ دیا گیا" کے الفاظ کے ساتھ جس کے نام کے الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ اسی کا نام محمود احمد اس اشتہار میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس عبارت میں دو لڑکوں کے متعلق کوئی اشارہ موجود نہیں۔ کیونکہ یہ ایسی ہی عبارت ہے۔ جیسے خدا تعالےٰ نے حضرت زکریا سے فرمایا۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۣ اسْمُهٗ يَحْيٰى۔ کہ ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ اب کون اس سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ اس آیت میں دو لڑکوں کے متعلق پیشگوئی ہے۔ ایک لڑکے کی انا نبشرک بغلام کے الفاظ میں اور دوسرے کے متعلق اسمہ یحییٰ کے الفاظ میں:۔

پس مصری صاحب نے جب اپنا تارو پود یوں بکھرتے دیکھا۔ تو جھٹ کہہ دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اجتہادی غلطی لگی ہے پیشگوئی تو درحقیقت دو لڑکوں کے متعلق تھی۔ مگر آپ نے دونوں کو جوڑ کر ایک بنا دیا۔ چنانچہ اس جگہ مَیں مصری صاحب کی اصل تحریرات درج کر دینا چاہتا ہوں۔

مصری صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الزام

مصری صاحب اپنی کتاب "شانِ مصلح موعود" کے صفحہ ۱۶۵ و ۱۶۶ پر لکھتے ہیں:۔

"اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں جو یہ الفاظ ہیں "بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا گیا" یہ ایک مستقل الگ الہام کی بنا پر لکھے گئے ہیں۔ ان کا مابعد کے الفاظ سے کوئی تعلق نہیں"

نیز لکھتے ہیں "جس کا نام محمود احمد ہوگا اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔ دو جدا جدا الہاموں کی بنا پر لکھے گئے ہیں نیز یہ الہام کے الفاظ نہیں۔ ... نیز یہ اپنے ماقبل الفاظ بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا گیا سے بالکل جُدا ہیں" (صفحہ ۱۶۶)

پھر لکھتے ہیں "حضرت اقدس نے اشتہار ۱۰ جولائی کی اشاعت کے وقت ان دونوں پیشگوئیوں کو لفظ "جس" کے ساتھ جوڑا تھا۔ یہ محض اجتہادی غلطی تھی" (صفحہ ۱۸۵)

پھر الہام "ایک اولوالعزم پیدا ہوگا" کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں:۔

"یہ حقیقت کہ یہ الہام اور محمود احمد نام والا الہام مصلح موعود کے متعلق ہیں اور قریب مدت تک ہونے والے لڑکے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ بشیر اوّل کی وفات کے بعد حضور پر منکشف ہو گئی" (صفحہ ۱۶۷)

گویا ماحصل مصری صاحب کے خیال کا یہ ہے۔ کہ بشیر اول سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دونوں الہامات مندرجہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو ایک ہی لڑکے کے متعلق سمجھتے ہوئے اس میں جوڑ دیا۔ مگر یہ حقیقت آپ پر بشیر اول کی وفات پر منکشف ہو گئی۔ کہ یہ آپ کی اجتہادی غلطی تھی۔ اور آپ کو ان دونوں الہاموں کو جوڑنا نہیں چاہیئے تھا۔ بلکہ یہ دونوں الہامات الگ الگ تھے۔ جو دو لڑکوں کی پیدائش کا پتہ دیتے تھے ایک وہ لڑکا جو قریب مدت تک ہونے والا تھا۔ اور دوسرا وہ لڑکا جو مصلح موعود بننے والا تھا۔ جس کا نام الہام نے محمود احمد بتایا:۔

عجیب بات

اب عجیب بات یہ ہے۔ کہ بقول مصری صاحب بشیر اول کی وفات پر جب یہ حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر منکشف ہو گئی تھی۔ کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کی پیشگوئی میں درحقیقت دو الہاموں کو غلطی سے جمع کر کے لکھا گیا تھا۔ اور اس میں درحقیقت دو لڑکوں کی پیدائش کا ذکر تھا۔ نہ کہ صرف ایک لڑکے کا۔ تو پھر سبز اشتہار کے صفحہ ۷ پر اشتہار ۱۰ جولائی کا حوالہ دے کر اس ایک قریب مدت تک ہونے والے لڑکے کا نام محمود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیوں لکھا۔ کیونکہ سبز اشتہار تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر اول کی وفات کے بعد لکھا ہے۔ جبکہ بقول مصری صاحب آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو چکی تھی کہ اشتہار ۱۰ جولائی کی پیشگوئی دراصل دو لڑکوں کی پیدائش پر مشتمل ہے مگر باوجود اس کے سبز اشتہار صفحہ ۷ پر اشتہار ۱۰ جولائی کے حوالہ سے حضرت مسیح موعودؑ نے ایک ہی لڑکے کے متعلق پیشگوئی کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ اس جگہ حضور اشتہار ۱۰ جولائی کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں:۔

"دوسرا لڑکا (بشیر اول متوفی کے بعد والا۔ ناقل) جس کی نسبت الہام الٰہی نے بیان کیا۔ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وُہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا"

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے حوالہ کی بنا پر محولہ بالا الفاظ میں ایک ہی لڑکے کے متعلق پیشگوئی کرنا مصری صاحب کے اس خیال کو باطل ٹھہرا رہا تھا۔ کہ اشتہار ۱۰ جولائی میں دو لڑکوں کے متعلق پیشگوئی ہے اور یہ کہ بشیر اول کی وفات پر آپ پر یہ امر کھل گیا تھا۔ کہ اشتہار ۱۰ جولائی میں دو لڑکوں کے متعلق الہامات کو اجتہادی غلطی سے ایک لڑکے کے متعلق قرار دے دیا گیا ہے اس لئے مصری صاحب نے اپنے خیال کا اس طرح قلع قمع ہوتے دیکھ کر یہ بات گھڑ لی۔ کہ سبز اشتہار کے اس مقام پر پیشگوئی تو واقعی ایک ہی لڑکے کے متعلق ہے۔ مگر اس کا نام محمود اشتہار ۱۰ جولائی والے الہام کے رُو سے جو مصلح موعود کا نام ہے بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کا نام محمود ایک کشف کو مدنظر رکھ کر بیان کیا گیا ہے ان سبز اشتہار صفحہ ۱۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورنمنٹ سے مسلمانانِ ہند کا ایک اہم مطالبہ

جمعہ کو یوم تعطیل قرار دیا جائے

چند روز قبل اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ "پنجاب گورنمنٹ چھٹی کا ایک مسودہ قانون تیار کر رہی ہے جو اسمبلی میں پیش ہوگا۔ اگر یہ بل منظور ہوگیا تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اتوار کے روز دیہات اور شہروں میں تمام دکانیں بند رہیں گی۔ اور جس طرح اتوار انگلستان میں یوم تفریح ہوتا ہے۔ پنجاب میں بھی ہوگا"۔

گورنمنٹ پنجاب کا مجوزہ مسودہ ہمارے پیش نظر نہیں۔ اس لئے تفصیلی طور پر اس بل کے حسن و قبح پر بحث نہیں ہوسکتی لیکن اجمالی رنگ میں اس تجویز کا نقص عیاں ہے۔ دیہات اور شہروں کی تمام دوکانوں کا اتوار کے دن بند رہنا اور لوگوں کا اس دن تفریح منانا پنجاب کی اقتصادیات پر جو اثر ڈالے گا۔ اخلاقی پہلو سے اس کے جو نتائج ہوں گے۔ مجھے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ میں صرف مذہبی لحاظ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب گورنمنٹ کا یہ اقدام کسی طرح بھی مستحسن قرار نہیں دیا جاسکتا۔ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور موجودہ وزارت مسلمانوں کی وزارت کہلاتی ہے۔ اتوار جسے انگریزی میں Sun - day کہتے ہیں مشرکانہ آداب و تعظیم کی وجہ سے قدیم ایام سے قابل احترام سمجھا گیا ہے۔ اور دیوتاؤں کے نام پر اُسے مخصوص گردانا گیا ہے اسلام شرک سے بیزار اور مخلوق کو مشرکانہ عادات سے بچانے والا مذہب ہے اس لئے اس نے اتوار کی تعظیم کو قائم نہیں رکھا۔ بلکہ اسکی تعظیم کرنے کو بے جا اور غلط قرار دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں یہودی ہفتہ کا دن اور عیسائی اتوار کا دن مناتے تھے اور انہیں عبادت سے مخصوص قرار دیتے تھے۔ اور آج تک ایسا ہی کر رہے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ھذا یومھم الذی فرض علیھم یعنی یوم الجمعۃ فاختلفوا فیہ فھدانا اللہ لہ والناس لنا فیہ تبع الیھود غداً والنصاریٰ بعد غدٍ

در اصل جمعہ کا دن ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا۔ اب اللہ تعالےٰ نے ہم کو صحیح بات کی ہدائت فرمائی ہے یہودی اس کے بعد دوسرے دن اور عیسائی تیسرے دن وہ دن مناتے ہیں (بخاری و مسلم) یہود ہنود اور نصاریٰ اس امر کا ہزار بار انکار کریں مگر جملہ مسلمان عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہفتہ کے ایام میں سے جمعہ کا دن ہی مقدس ترین دن ہے۔ اس لئے اگر مذہبی تقدیس کی بناء پر بھی یوم تعطیل کا انتخاب ہو تو اسلامی نقطۂ نگاہ سے جمعہ کا دن ہی چھٹی کا دن ہونا چاہیئے۔

اسلام نے جمعہ کو عظیم الشان اہمیت دی ہے۔ اس دن ایک امتیازی عبادت مقرر فرمائی ہے۔ دور دور سے لوگوں کا جامع مسجد میں جمع ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ اس روز کثرت تلاوت قرآن مجید کی تاکید فرمائی ہے۔ ہر قسم عبادات کے باطمینان طور پر ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت کے مسلم ملازموں کو جمعہ کے دن رخصت ہو۔ اگر ہوسکے تو جمعہ کو عام تعطیل کا دن مقرر کر دیا جائے۔ لیکن اگر ابھی اس کا وقت نہیں آیا تو کم از کم یہ تو ازبس لازمی ہے کہ حکومت کے کارکنوں میں سے جملہ مسلمان کارکنوں کو جمعہ کے روز چھٹی ہوا کرے۔ فلسطین میں مسلمان۔ یہودی اور عیسائی ملازمین میں سے ہر ایک کو جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار کے دن علی الترتیب چھٹی دی جاتی ہے اور حکومت ایسا انتظام کرتی ہے کہ تمام ادارات کے کام باقاعدہ چلتے رہیں۔ اور کسی قسم کا تعطل پیدا نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو ایک اشتہار "جمعہ کی تعطیل" کے عنوان سے شائع فرمایا تھا۔ اور اس میں بڑی صراحت سے مدلل طور پر مسلمانوں کے لئے جمعہ کے دن کی چھٹی کا مطالبہ کیا تھا حضور نے تحریر فرمایا۔

(الف) "جمعہ کی تعطیل سے نماز کی طرف مسلمانوں کو ایک خاص توجہ پیدا ہو جائے گی۔ اور کروڑہا نئے آدمی مساجد میں داخل ہوکر تمام ملک کی مساجد کو آباد کر دیں گے۔ اسلامی شوکت بھی ظاہر ہوگی"

(ب) "چونکہ گورنمنٹ عالیہ نے اتوار کی تعطیل کو مقرر کر کے عیسائیوں اور ہندوؤں کو وُہ حق دے دیا ہے جو ایک مذہبی دن کے متعلق ان کو ملنا چاہیئے تھا تو پھر مسلمان بھی اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ اس مہربان گورنمنٹ سے اپنے حق کا بھی ادب اور انکسار کے ساتھ مطالبہ کریں"

(ج) "اگر ہماری محسن گورنمنٹ اتوار کی تعطیل کو ہمارے لئے موقوف رکھ کر اس کی عوض میں ہمیں صرف جمعہ کی تعطیل دے دے۔ تو ہم تب بھی بصدق دل راضی ہیں۔ مگر بہرحال ہم رعایا کی درخواست یہی ہے کہ جمعہ کی تعطیل ہو"۔

ان اقتباسات سے واضح ہے کہ مسلمانانِ ہند کا حق ہے کہ گورنمنٹ ان کے لئے جمعہ کے دن کی تعطیل کا اعلان کرے۔ اور ان کا فرض ہے کہ ہمیشہ اس حق کا مطالبہ کرتے رہیں۔ افسوس ہے کہ گورنمنٹ ہند نے ہنوز اس اہم مطالبہ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی۔ اور مسلم ملازمین کے لئے جمعہ کے دن تعطیل کا انتظام نہیں کیا۔ اب جبکہ حکومت میں اہل ہند کو شریک کر لیا گیا ہے بلکہ صوبجات خود مختاری کو عملی صورت دے دی گئی ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ پُرزور آواز کے ذریعہ حکومت سے اس مطالبہ کو منوائیں۔ مسلم اخبارات اس پر مقالات لکھیں۔ مسلم زعماء ہر رنگ میں اس مطالبہ کی حقیقت حکومت پر واضح کر دیں۔ اسمبلیوں کے مسلم ممبر اس کے لئے جدوجہد کریں مسلم وزارتیں اس صریح اور منصفانہ مطالبہ کے پورا کرنے کے لئے عملی قدم اٹھائیں۔ یہ کسی فرقہ یا جماعت کے مفاد سے وابستہ مطالبہ نہیں۔ بلکہ تمام مسلم جماعتوں اور فرقوں کا یکساں حق ہے۔ اس لئے سب کو یکزباں ہوکر اس کی تائید کرنی چاہیئے۔

آخر کیا وجہ ہے کہ حکومت انگریزی فلسطین میں یہودی اقلیت کے لئے سبت کی تعطیل کا حق تسلیم کرے مگر ہندوستان میں نو کروڑ مسلمانوں کے مقدس دن جمعہ کی تعطیل کے حق کو تسلیم نہ کرے! یہ صرف مسلمانوں کی کمزوری ہے۔ اب جبکہ گورنمنٹ پنجاب اتوار کی تعطیل کو زیادہ وسیع اور ہر دلعزیز بنانے کی تجویز کر رہی ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ کم از کم مسلمانوں کے لئے جمعہ کی تعطیل کا حق تسلیم کرائیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے "جمعہ کی تعطیل" منوانے کو اپنا ایک "مقصد" قرار دیا ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ تو بہرحال جمعہ کے دن چھٹی کے مطالبہ کو دہراتی رہے گی۔ اور جلد یا بدیر حکومت اس مطالبہ کے تسلیم کرنے پر مجبور ہوگی۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ ابھی جملہ مسلمان متفقہ طور پر یہ مطالبہ پیش کریں۔ اور مسلم ملازمین باقاعدہ طور پر اس امر پر زور دیں۔ تاکہ موجودہ وزارتیں ہی یہ قانون پاس کر دیں۔ اور مسلمانوں کا یہ حق تسلیم کرلیں۔ کہ وُہ جمعہ کے تعطیل کیا کریں۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو توفیق بخشے۔ کہ وُہ اس کارِ خیر میں اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر شریک ہو جائیں۔ اور حکومت سے اپنے اس حق کو منوالیں۔ آمین

خاکسار ابو العطاء جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیدرآباد دکن میں تبلیغ احمدیت

مکرم جناب قاضی اکمل صاحب نے اخبار الفضل ۲۹ جون ۱۹۳۶ء میں "کیا احمدیت کی ترقی رک گئی؟" کے عنوان سے جو سطور سپرد قلم اور حوالہ قرطاس کی ہیں۔ ان میں حیدرآباد میں تبلیغی مساعی کا ذکر بھی آگیا ہے۔ اور خواجہ حسن نظامی صاحب کے ایک ادعا پر روشنی ڈالنے کی خدمت میرے سپرد کی گئی ہے۔ اخبار اس زمانہ میں ایک تیغ بران ہے۔ جو عوام کے غلط اور گمراہ کن عقائد و نظریات کو یک قلم قلم کر دیتی ہے۔ وہ ہر شے کو احقاق حق و ابطال باطل کی عینک سے دیکھتی ہے۔ اور مفاسد کے لئے کامیاب علاج تجویز کرتی ہے۔

خواجہ حسن نظامی نے یہ جو فرمایا ہے کہ۔

"مولوی الیاس برنی نے قادیانی تردید کا ایک ایسا پہلو اختیار کیا۔ جو طبائع انسانی کو اپیل کرتا تھا۔ اس لئے مخالفت کا بہت اثر ہوا۔ مگر صرف اتنا کہ قادیانی تحریک آگے بڑھنے سے رک گئی۔ لیکن جو اس کو مان چکے تھے ان میں سے ایک بھی برگشتہ نہ ہوا"۔

اس کا ابتدائی حصہ یہاں کے حالات کا صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے کہا گیا ہے ۱۹۲۵ء کی بات ہے کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جلسہ کے موقع پر جناب الیاس برنی صاحب پروفیسر معاشیات کو مسئلہ ختم نبوت پر تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔ اور انہوں نے کچھ اس طور سے مضمون ادا کیا کہ جس سے نہ صرف نفس مضمون کے متعلق غلط فہمی پیدا ہوئی۔ بلکہ احمدیت کا عقیدہ ختم نبوت بھی زیر بحث آگیا۔ اور نواب ضیا یار جنگ سابق جج ہائیکورٹ صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں الیاس برنی صاحب کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ توقع ظاہر کی کہ ہمارے وہ بھائی بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت کے قائل ہیں راہ راست پر آجائیں گے۔ اس پر ہماری جماعت کے دو ارکان مکرم مولوی عبد القادر صاحب صدیقی اور مولوی منظور احمد صاحب نے جو اسوقت اس مجلس میں موجود تھے بعد اختتام جلسہ پروفیسر صاحب موصوف سے دریافت کیا کہ

چونکہ صدر صاحب کی توقع کے خلاف ہمارے دلوں پر آپکے دلائل کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس لئے اگر آپ ہمیں بالمشافہ تبادلہ خیال کا موقع دیں تو ہم اپنے دلائل پیش کریں۔ لیکن موصوف نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یہ کام علماء کا ہے آپ ان سے رجوع ہوں۔ جس پر کہا گیا کہ ہمیں اعتراض تو ہو آپ کی تقریر پر۔ اور ہم اسکا ارتفاع دوسرے علماء سے چاہیں۔ یہ امر ہماری سمجھ و عقل سے خارج ہے۔ لیکن وہ کسی طرح تبادلہ خیالات پر راضی نہ ہوئے۔ اور گفتگو ختم ہوگئی۔

اس کے بعد جماعت احمدیہ نے عقیدہ نبوت کے متعلق اپنے دلائل کا خلاصہ ایک چوورقہ میں شائع کیا۔ جس کا شائع ہونا تھا کہ وہ ہڑبونگ ان کے علمائے کرام نے مچائی کہ خدا کی پناہ۔ جماعت احمدیہ نے صبر و سکون کے ساتھ ان مظاہرات کا مشاہدہ کیا اور ایک مختصر اور جامع رسالہ "ختم نبوت کی حقیقت" کے عنوان سے شائع کیا۔ جس سے ان کے تمام بے جا اور خلاف عقل اعتراضات کا قلع قمع ہوا اس کے بعد الیاس برنی صاحب نے جنہیں باوجود اس میدان کا مرد نہ ہونے کے شہسواروں میں شمار ہونے کا ہمیشہ شوق دامنگیر رہا ہے۔ اپنی شکست محسوس کر کے یہ صورت اختیار کی کہ احمدیہ لٹریچر سے بعض نامکمل غیر مربوط و بعض تحریف و تبدیل کے ساتھ نفس مطلب کو خبط کرتے ہوئے اقتباسات جمع کئے۔ اور اسکا نام انہوں نے قادیانی مذہب رکھکر شائع کیا۔ جس کی وجہ سے ان لوگوں پر جو ان کے علم کے متعلق حسن ظنی رکھتے تھے ضرور اثر ہوا۔ لیکن سنجیدہ اور متین طبقہ جو سچائی کو سچائی کی خاطر مانتا ہے وہ ہماری جوابی کتب تصدیق احمدیت۔ ہمارا مذہب۔ بشارت احمد شائع ہونے کے بعد تحقیق احمدیت کیطرف لگ گیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جو رنگ اس کتاب قادیانی مذہب سے انکے دلوں کو لگ رہا تھا وہ دھل گیا۔ اور ان میں سے بعض نے ہم سے علانیہ کہا کہ الیاس برنی صاحب نے صریح دسیسہ کاری سے کام لیا۔ اور بعض نے ہمیں طول طویل خطوط لکھے اور ظاہر کیا کہ وہ الیاس برنی صاحب کی اس حرکت سے کسقدر بیزار و متنفر ہیں۔ بعض نے انہیں سے پروفیسر صاحب کو بھی براہ راست خطوط لکھے اور متنبہ کیا کہ اگر وہ احمدیہ لٹریچر سے مطالبات متذکرہ تصدیق احمدیت کا جواب نہ دیں گے تو وہ احمدی ہونے پر مجبور ہو جائیں گے۔ لیکن حق پرست الیاس برنی صاحب کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ اور انہوں نے ایسے لوگوں کو بزعم خویش ضلالت و گمراہی سے بچانیکی کوئی سعی نہ کی۔ بلکہ انہیں بھی وہی دو ٹوک جواب دیدیا کہ ہم کوئی عالم نہیں علماء کی طرف رجوع کریں۔ ان اصحاب نے اپنے خط کیساتھ برنی صاحب کے جوابات بھی ہمارے ہاں بھیج دئیے اور بجائے علماء کی طرف رجوع کرنیکے حق کیطرف رجوع کر گئے۔ یہ تمام خطوط ہمارے پاس موجود ہیں۔

غرضیکہ الیاس برنی صاحب نے کتاب قادیانی مذہب سے وہی کام کیا جو دھرم بھکشو مبلغ آریہ سماج نے "کتاب کلام الرحمن وید ہے یا قرآن" سے کیا تھا۔

احمدیت کی ترقی کے متعلق خواجہ صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حیدرآباد میں ترقی رک نہیں گئی۔ بلکہ اسکے امکانات بہ نسبت پہلے کے بہت بڑھ کر پیدا ہوگئے ہیں۔ جن میں الیاس برنی صاحب کی مساعی کا بھی بہت کچھ دخل ہے ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

پبلک پر ہمارے رسالہ جات تصدیق احمدیت۔ ہمارا مذہب۔ کتاب بشارت احمد سے برنی صاحب کی دسیسہ کاری صاف ظاہر ہو چکی ہے۔ اور اب تک پبلک برنی صاحب سے ہمارے چیلنج و مطالبات رسالہ تصدیق احمدیت مندرجہ کتاب بشارت احمد کی نسبت طالب جواب ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ خواجہ حسن نظامی صاحب ہی اپنے دوست الیاس برنی صاحب کو توجہ دلائیں۔ کہ ہمارے مطالبات ذیل سے وہ سبکدوش ہو سکیں۔

ہم نے "قادیانی مذہب" کے مقدمہ ص ۹ کے گمراہ کن بیان کے متعلق چیلنج دیا تھا کہ وہ اپنے حسب ذیل ادعا ثابت کریں۔ (ا) قادیانی جماعت کے عقائد دوسروں کو دکھانے اور رجھانے کے اور ہیں۔ اور فی نفسہ اصل عقائد اور ہیں (ب) حضرت مرزا صاحب نے عقیدہ ختم نبوت ترک کر کے بالمقابل نبوت مستقلہ کا دعویٰ کیا ہے۔ اور احمدی جماعت کا یہی اعتقاد ہے (ج) حضرت مرزا صاحب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے خود کو افضل سمجھتے ہیں۔ (د) حضرت مرزا صاحب نے بجائے حج کعبۃ اللہ کے احمدیوں کے لئے قادیان کا حج مقرر فرمایا ہے۔

اگر ان چار میں سے کوئی ایک بھی جناب برنی صاحب ثابت کر دیں تو ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہر ایک ثبوت پر سو روپیہ نذرانہ دیں گے (تصدیق احمدیت ص۵ مشمولہ کتاب بشارت احمد)

نیز یہ چیلنج بھی دیا تھا کہ فضیلت تو بڑی چیز ہے ہم برنی صاحب کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر وہ واضح عبارت حضرت مرزا صاحب کی ایسی بتا دیں جس میں آپ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مساوی کا ہی دعویٰ کیا ہو تو اسپر بھی ہم اپنے عقیدہ سے توبہ کرلینگے اور انکو پانچ سو روپیہ بطور جرمانہ ادا کرینگے۔ اگر دم ہو تو برنی صاحب اس چیلنج کو قبول کر کے میدان میں آجائیں۔ ورنہ خدا کے غضب سے ڈریں (تصدیق احمدیت ص۹)

باوجود اسقدر صاف اور واضح چیلنج مشروط بہ نذرانہ چار سو و بجرمانہ پانچسو کے پھر منظر تازیانہ باید رسانید سہ بار یہ بھی چیلنج دیا گیا کہ اگر وہ یہ ثابت کر دیں کہ احمدی حج کعبۃ اللہ کو چھوڑ کر قادیان کا حج فرض سمجھتے ہیں اور اسپر انکا عمل ہے اور حج سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی یہی تھی کہ قادیان کا حج کر لیا جائے۔ تو ہم برنی صاحب کو ان کی ایک ماہ کی تنخواہ انعام دینگے۔ لیکن وہ ہرگز ثابت نہیں کر سکتے (تصدیق احمدیت ص۱۲۹)

اب تک برنی صاحب نے نہ ہی ہم سے نذرانہ چار سو لیا نہ ہی جرمانہ پانچسو حاصل کیا۔ اور نہ ہی ایکماہ کی تنخواہ جو غالباً اب زائد از پانچسو ہے بطور انعام حاصل کر سکے۔ اگر یہ چیزیں انکی نظروں میں بے حقیقت ہیں۔ تو اصلاح خلق تو نہایت بیش قیمت چیز ہے۔ کم از کم وہ ہم کو ہی مطمئن کر دیتے مگر آج تک صدائے برنخاست۔

ملک کے طول و عرض میں باوجود ہزاروں کی تعداد میں ہماری تصانیف متذکرہ کے شائع ہونیکے پھر ہم اپنے پبلک جلسوں اور تقاریر میں بھی انکے ہوا خواہ اور نمائندوں کی موجودگی میں ان تمام مطالبات کو بار بار پیش کرتے رہتے ہیں۔ مگر اب تک برنی صاحب کو جرأت نہیں ہوئی کہ کسی ایک مطالبہ کو ہی پورا کر کے صادق ٹھہرتے۔ پھر نہ معلوم کس برتے پر خواجہ صاحب نے برنی صاحب کی حمایت میں اپنے قلم کو جنبش دیکر یہ ظاہر کیا ہے کہ برنی صاحب کی تصانیف سے حیدرآباد میں احمدیت کی ترقی رک گئی ہے کیا خواجہ صاحب حیدرآباد کی پبلک کو اسقدر سادہ لوح سمجھتے ہیں کہ وہ ابلہ فریبی و دسیسہ کاری کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔

خواجہ صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ احمدیت انقلاب عظیم چاہتی ہے۔ اور قوموں کے انقلاب ایک دو دن میں نہیں ہوا کرتے۔ جس طرف ہم جا رہے ہیں وہ بہت دشوار گذار ہے۔ اور ہمارا ساتھ وہی دے سکتے ہیں جو جوانمرد۔ باہمت اور بلند حوصلہ ہوں۔

ہماری ترقی تدریجی ہے۔ اور سنت اللہ کے مطابق ہے کتاب "قادیانی مذہب" کے شائع ہونے کے بعد ہر سال حیدرآباد میں لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ ترقی بعض سالوں میں گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ نمایاں ہوتی رہی ہے۔ الیاس برنی کی مخالفت کے دن سے ابتک ۱۲۵ افراد حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے ہیں۔ اور جو زیر تبلیغ ہیں وہ قریب آرہے ہیں اور انکی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہمارے پاس حق ہے جو غالب ہو کر رہیگا۔ اور اس کے پیش کرنے میں ہمیں کوئی پس و پیش نہیں ہے۔

خاکسار رشید بشارت احمد وکیل ہائیکورٹ و امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے چندے میں پانچ سال تک متواتر

حصہ لینے والے مخلصین کی فہرست

(۴)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پانچوں سال کے وعدہ کی رقوم سو فی صدی پورا کرنے والے احباب کی پانچ سالہ فہرست دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ جو احباب اپنا چندہ سال پنجم میں سو فی صدی پورا نہیں کر سکے۔ وہ بتوجہ تمام کوشش کریں۔ کہ ۳۱ اگست تک ان کا وعدہ پورا ہو جائے۔

نمبر شمار	اسماء گرامی	سال اول	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم
۲۸۶	چوہدری علی احمد صاحب کوٹ مومن	۲۵	۳۰	۳۱	۳۵	۲۵/۸
۲۸۷	منشی محمد رمضان صاحب گجراتی "	۵	۱۰	۱۱	۱۲/۸	۱۳/۱۲
۲۸۸	شیخ دوست محمد صاحب تاجر "	۵	۶	۷/۸	۷/۸	۷/۱۲
۲۸۹	" عبد الرحمن صاحب	۵	۵	۶	۵	۵/۴
۲۹۰	" عطاء اللہ صاحب	۵	۴	۶/۸	۱۰	۱۱
۲۹۱	محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی مدار العلوم قادیان	۵	۷	۱۰	۱۵	۲۰
۲۹۲	چوہدری جان محمد صاحب بھینی میلواں	۵	۶	۱۰	۶	۸
۲۹۳	اہلیہ صاحبہ حکیم دین محمد صاحب الفضل قادیان	۱۰	۱۰	۱۱	۱۳	۱۵
۲۹۴	بابو محمد بخش صاحب کوٹ مومن	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۰/۴
۲۹۵	چوہدری عبد الرحمن خان صاحب پنشنر ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱۵۰	۶۱	۱۰۰	۱۰۰	۹۰
۲۹۶	ملک سراج الدین صاحب ہسپانیہ عراق	۵۰	۵۵	۶۳	۶۷	۷۱
۲۹۷	اہلیہ صاحبہ " "	۵	۶	۷	۸	۹
۲۹۸	مرزا برکت علی صاحب امیر جماعت	۳۳۰	۳۱۴	۳۱۵/۸	۳۳۰	۳۲۰/۸
۲۹۹	امۃ الرحیم نصرت اہلیہ "	۱۷۰/۸	۲۱۲/۸	۲۶۵/۸	۱۷۰	۱۷۰/۸
۳۰۰	چوہدری عزیز اللہ صاحب باجوہ قادیان	۵	۶	۷	۸	۹
۳۰۱	" عبد الغنی خان صاحب کیمپ	۳۰	۳۲	۳۴	۳۴	۳۵
۳۰۲	بابو اللہ بخش صاحب حضرو کیمبل پور	۳۰	۳۵	۵۵	۳۰	۴۵
۳۰۳	چوہدری فضل احمد صاحب گوردو سنگھ	۱۰	۱۰	۱۵	۲۰	۱۵/۱۲
۳۰۴	اہلیہ صاحبہ "	۵	۵	۵	۵	۵/۴
۳۰۵	منشی عبد الکریم صاحب مدرس مکودر	۳۰	۴۰	۵۰	۳۰	۳۳
۳۰۶	مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانہ	۳۰	۳۱	۳۵	۳۰	۳۱
۳۰۷	اللہ رکھا صاحب چانگریاں	۵	۶	۷	۵	۶
۳۰۸	ایم نظام الدین صاحب "	۵	۶	۹	۶	۱۰
۳۰۹	عمر الدین صاحب شادیوال	۵	۶	۶/۸	۵	۵/۴
۳۱۰	چوہدری فضل احمد صاحب نوشہرہ پسرور	۵	۱۰	۱۵	۱۶	۱۷
۳۱۱	سید اختر احمد صاحب پٹنہ	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۳۱۲	اہلیہ صاحبہ "	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۳۱۳	ڈاکٹر رحیم بخش صاحب جنگل مخدوم	۱۴۵	۱۲۰	۱۳۰	۱۱۵	۱۲۰
۳۱۴	مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ قادیان	۵	۵	۲۰	۲۵	۲۰
۳۱۵	محمد عبد العزیز صاحب بیت المال "	۱۵	۲۰	۳۵	۲۰	۲۰/۴
۳۱۶	مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر قادیان	۱۰	۱۰	۱۱	۱۰	۱۵
۳۱۷	ماسٹر چراغ محمد صاحب مدرس "	۵	۱۰	۱۵	۶	۵/۸
۳۱۸	مرزا محمد اشرف صاحب پنشنر "	۱۰	۲۰	۲۰/۱	۱۰	۱۰/۱
۳۱۹	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد "	۵	۵/۱	۵/۲	۱۰	۱۲
۳۲۰	بابو محمد ابراہیم صاحب پنشنر محلہ دار العلوم "	۵۰	۶۰	۹۰	۵۰	۵۱
۳۲۱	میاں محمد سہاگ صاحب دار الفضل "	۵	۵	۵	۵	۵/-/۳
۳۲۲	چوہدری غلام حسین صاحب پنشنر پی سی ایس "	۱۳۰	۱۳۵	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۵
۳۲۳	مستری فضل حق و عبد الغنی صاحب دار البرکات "	۵	۵	۷	۵	۶
۳۲۴	مولوی جان محمد صاحب پنشنر "	۳۰	۱۶	۱۶	۵	۴/۸
۳۲۵	مولوی امام الدین صاحب ابو اکمل مسجد مبارک "	۱۰	۱۱	۱۳	۵	۵
۳۲۶	مرزا نذیر علی صاحب مسجد اقصیٰ "	۵	۵/۴	۵/۸	۵/-	۵/۴
۳۲۷	قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی دار البرکات "	۵	۶	۹	۵	۵/۲
۳۲۸	اہلیہ صاحبہ " " "	۵	۶	۹	۵	۵/۲
۳۲۹	چوہدری عبد اللہ صاحب تلونڈی جھنگلاں	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۳۳۰	قاضی محمد حنیف صاحب پنشنر دار الفضل	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۳۳۱	عبد السلام صاحب بی۔ اے سیالکوٹ	۳۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۳۳۲	سیدہ فضیلت صاحبہ "	۳۰	۳۲	۳۵	۳۰	۳۳
۳۳۳	" نذیر صاحبہ "	۱۵	۲۰	۲۵	۲۰	۲۱
۳۳۴	زینب صاحبہ اہلیہ عبد اللہ صاحب سیالکوٹ	۱۰	۱۲	۱۵	۱۰	۱۱
۳۳۵	ملک امام الدین صاحب و کرم الٰہی صاحب ممبر ٹریال	۳۳	۳۳/۴	۳۳/۱۲	۳۵	۴۰
۳۳۶	ڈاکٹر خیر الدین صاحب عزیز پور ڈوگری	۳۰	۳۰	۳۵	۲۰	۲۰/۸
۳۳۷	منشی حمید اللہ صاحب مہدی پور	۵	۶	۷	۸	۹
۳۳۸	حافظ مبین الحق صاحب امرتسر	۵	۶	۱۵	۵	۶
۳۳۹	چوہدری نذیر احمد صاحب "	۳۰	۳۵	۳۵	۳۰	۳۱
۳۴۰	حاجی محمد موسیٰ صاحب لاہور	۵	۶	۷/۸	۱۰	۱۱
۳۴۱	سردار سیف اللہ خان صاحب پتوکی	۵	۵/۱	۵/۲	۱۰	۱۱
۳۴۲	میاں محمد رمضان صاحب دولیوالہ	۵	۶	۹	۷	۷
۳۴۳	مستری محمد رمضان صاحب پتوکی	۵	۵/۲/۶	۵/۳/۶	۵/۴/۶	۵/۵/۶
۳۴۴	چوہدری رحمت علی صاحب کرتو	۵	۱۰	۱۵	۲۰	۲۵
۳۴۵	منشی محمد حیات صاحب چک ۵۳۱ م	۵	۷	۱۱	۱۲	۱۴
۳۴۶	" عبد العزیز صاحب گوجرہ	۳۰	۳۱	۴۰	۲۰	۳۱
۳۴۷	میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے سی پنشنر قادیان	۳۰۰	۴۵۰	۵۰۰	۴۰۰	۴۲۵
۳۴۸	ناصر علی صاحب جھنگ مگھیانہ	۳۰	۴۰	۷۰	۴۰	۴۵
۳۴۹	ملک ستار بخش صاحب ایم۔ اے۔ ترموں "	۵	۱	۱۲	۲۴	۷۵
۳۵۰	" " از رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم "	۵	۶	۷	۸	۹
۳۵۱	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب شاہ پور	۵	۴۰	۸۰	۵۰	۶۰
۳۵۲	مخدوم محمد ایوب صاحب بھیرہ	۵	۲۰	۳۰	۵	۶
۳۵۳	منشی محمد ابراہیم صاحب گجرات	۵/۴	۵/۸	۵/۱۲	۶	۶/۸

قابل تعریف علاج
مرگی۔ ہسٹیریا۔ کنٹھ مالا۔ تلی۔ پتھری۔ ذیابیطس اور دیگر تمام پیشاب کی بیماریوں۔ بواسیر۔ سل۔ دق۔ عورتوں کے پوشیدہ امراض اور مردانہ کمزوریوں کے علاج کے لئے زود اثر مجرب ادویات موجود ہیں ہر مرض کے لئے لکھیے۔
ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت "الفضل" قادیان

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی حالات اور واقعات

بنگال کے سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال

کلکتہ سے ۳۱ جولائی کی خبر ہے۔ کہ صدر کانگرس بابو راجندر پرشاد جو بھوک ہڑتالی قیدیوں کی رہائی کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے تھے۔ آج جمشید پور روانہ ہو گئے۔ روانگی سے قبل آپ نے ایک بیان شائع کیا جس میں بتایا۔ کہ ایک طرف تو قیدی بھوک ہڑتال ترک کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جب تک کہ ان کی رہائی کی تاریخ معین نہ کی جائے اور غیر مشروط رہائی کا مطالبہ منظور نہ کیا جائے۔ اور دوسری طرف حکومت کہتی ہے۔ کہ جب تک قیدی بھوک ہڑتال ترک نہ کریں۔ رہائی کا سوال زیر غور ہی نہیں لایا جا سکتا گاندھی جی کے پرائیویٹ سکرٹری مسٹر مہادیو ڈیسائی بھی یہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی قیدیوں سے مل کر ان کو ہڑتال ترک کر دینے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ اب وہ واردھا چلے گئے ہیں۔ اور گاندھی جی کے سامنے صورت حالات رکھیں گے جو حکومت کے ساتھ نامہ و پیام کریں گے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اگر گاندھی جی کی مداخلت بھی اس مشکل کو حل نہ کر سکی۔ تو پھر مسٹر بوس ان قیدیوں کی رہائی کے لئے سول نافرمانی کی تحریک جاری کریں گے۔ جس کے لئے وہ والنٹیر بھرتی کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض قیدیوں کی حالت نازک ہو گئی ہے۔ اور انہیں ہسپتال پہنچایا گیا ہے۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق حکومت بنگال کی پالیسی کی گاندھی جی بھی تعریف کر چکے ہیں۔ شروع میں ہی جب یہ سوال پیدا ہوا تو بنگال گورنمنٹ نے گاندھی جی سے کہدیا تھا۔ کہ جن قیدیوں کی رہائی کی وہ سفارش کریں۔ انہیں حکومت رہا کرتی جائے گی۔ اور اس نے اپنے اس وعدہ کو پورا بھی کیا۔ لیکن یہ وہ قیدی ہیں۔ جن کی غیر مشروط رہائی حکومت انتظامی وجوہ کے پیش نظر مناسب نہیں سمجھتی۔ مگر کانگرس چاہتی ہے۔ کہ ان سب کو یکبارگی غیر مشروط طور پر چھوڑ دیا جائے۔ اور یہی اس جھگڑے کا موجب ہے۔

فیڈرل سکیم اور مسٹر جناح

بمبئی سے ۳۱ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک طویل بیان دوبارہ فیڈریشن شائع کیا ہے جس میں اس سکیم کی پر زور مذمت کی ہے اور لکھا ہے۔ کہ ہندوستان اسے قبول کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ والیان ریاست نے اپنے اجلاس بمبئی میں فیڈریشن سے متعلق بیامنٹ ہدایات مسند نشینی کی شرائط کو ناقابل قبول قرار دیا ہے۔ یہ اجلاس والیان ریاست اور ان کے وزراء کا سب سے نمائندہ اجلاس تھا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ سکیم ان کے مفاد کے لئے سخت تباہ کن ہے۔ رعایا اور ریاست دونو کے لئے مضر ہے۔ اسے منظور کر کے والیان ریاست گویا اپنی موت کے وارنٹ پر خود دستخط کریں گے۔ انہیں سوچنا چاہئے۔ کہ کانگرس بھی اس کی مخالف ہے۔ اور مسلم لیگ بھی۔ پھر والیان ریاست کس کے ساتھ مل کر اسے قبول کر سکتے ہیں۔ اس سکیم کے نقصانات اظہر من الشمس ہیں۔ اس سے لیجسلیچر کو کوئی ذمہ داری یا اختیارات حاصل نہیں ہوتے۔ گورنر جنرل کو ہٹلر سے بھی زیادہ اختیارات دئے گئے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے محکموں کو بھی اس کی دخل اندازی سے باہر نہیں رکھا گیا۔

اس سلسلہ میں مسٹر جناح نے گاندھی جی کی عجیب و غریب پوزیشن پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ وہ راجکوٹ میں کہہ چکے ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح انہیں فیڈرل سکیم کو قبول کرنا پڑے گا۔ لیکن جب لاہور میں آپ سے دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے اس کے متعلق اپنے خیالات کے اظہار سے انکار کر دیا۔ دراصل گاندھی جی اس لئے اس سکیم کے پھندے میں پھنس رہے ہیں۔ کہ اس سے ہندوؤں کو مسلمانوں پر زیادہ اقتدار حاصل ہو سکے گا۔ اور وہ اس وجہ سے ہندوستان کے گلے میں یہ لعنت کا طوق ڈالنا چاہتے ہیں۔ کہ بعض محکموں میں ہندو مسلمانوں پر چھا جائیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ کانگرس ہندوستان کے مفاد کو کبھی نظر انداز نہ کرے گی۔ مسلم لیگ اس کی بدستور مخالف ہے اور میں ملک معظم کی حکومت کو یہ مشورہ دیتا ہوں۔ کہ ہندوستان کو یہ سکیم منظور نہیں۔ اس لئے اسے اس پر زبردستی ٹھونسنے کی کوشش نہ کی جائے۔

بمبئی میں مسلمانوں کے جلوس پر گولی چلائی گئی

بمبئی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یکم اگست کو سر ابراہیم کریم بھائی کی زیر سرکردگی ۱۰ ہزار مسلمانوں نے حکومت بمبئی کے پراپرٹی ٹیکس کے خلاف مظاہرہ کے لئے ایک جلوس نکالا۔ جلوس قریباً اپنی منزل مقصود پر پہنچ چکا تھا۔ کہ پولیس پر پتھر برسائے گئے۔ جس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ اور جب دیکھا۔ کہ خشت باری بدستور جاری ہے تو پولیس نے گولی چلا دی۔ زخمیوں کی مجموعی تعداد ۴۲ ہے۔ جس میں سے ۲۵ پولیس کے سپاہی اور افسر ہیں۔ اور مظاہرین میں سے ۹ گولی کی وجہ سے اور ۸ لاٹھی چارج سے زخمی ہوئے ہیں۔ آخر پولیس نے حالات پر قابو پا لیا۔ اسکے بعد جلسہ ہوا جس میں پراپرٹی ٹیکس کے خلاف شدید نکتہ چینی کی گئی۔

چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے بمبئی کے بی۔ سی۔ ڈی۔ ای اور ایف حلقوں میں ۱۴ دن کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ جس کی رو سے کوئی شخص گلی کوچوں اور بازاروں میں ۱۰ بجے شب سے ½۵ بجے صبح تک دکھائی نہیں دے سکتا۔ اور مندرجہ بالا حلقوں میں دفعہ ۱۴۴ بھی نافذ کر دی گئی ہے۔ اخبارات پر بھی پابندیاں عائد کی گئی ہیں

ستیہ گرہ کے بارہ میں مسٹر ساورکر کا اعلان

پونہ یکم اگست مسٹر ساورکر پریذیڈنٹ ہندو مہاسبھا نے ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کے اس فیصلہ کی وضاحت کی ہے جس کی رو سے حیدر آباد ستیہ آگرہ کو ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ ہندو مہاسبھا آئندہ نظام گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کردہ اصلاحات کے مطابق آزادی تقریر و اجتماع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ریاست میں تعمیری کام اور پروپیگنڈا کیلئے والنٹیر بھیجے گی۔ اگر ان کے کام میں حکومت نظام کی طرف سے رخنہ اندازی کی گئی۔ تو دوبارہ بھاری پیمانہ پر ستیہ آگرہ شروع کیا جائے گا۔ یہ بھی کوشش کی جائے گی۔ کہ مجوزہ اسمبلی کے آئندہ ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (۲) نوٹ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔